Date:

نبی کریمؐ بحیثیت پیغمبرِ امن

تعارف:

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین
اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے
رحمت بنا کر بھیجا ہے (الانبیاء: 107)"

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریمؐ بطور پیغمبرِ امن ایک عملی نمونہ ہیں کیونکہ وہ دنیا میں امن کے سب سے بڑے داعی تھے۔ اسلام کا مطلب دنیا میں امن پھیلانا ہے اور یہی مقصد رسول کریمؐ کا بھی تھا۔ آپؐ نے اپنی سفارتکاری، جنگی حکمت عملی، اپنی تبلیغ اور مختلف اقدامات میں امن کو ہمیشہ آگے رکھا۔ آپؐ نے قلم بند کر امن طریقے سے تبلیغ کی، مدینہ میں امن پسند معاہدے کرائے، مختلف حکمرانوں کو خطوط کے ذریعے امن کا یعنی کے دعوتِ اسلام کا پیغام دیا۔ حدیث بخاری کے مطابق:

> آپؐ کو جب بھی ایک آسان (صلح جو) اور مشکل (جنگجوانہ) عمل میں سے انتخاب کرنا ہوتا تو آپؐ آسان عمل اختیار کرتے تھے

اس حدیث سے واضح ہے کہ آپؐ ہر معاملے میں چاہے وہ سیاسی، سماجی، معاشی، قومی، بین الاقوامی ہو معاملے میں امن کو ہمیشہ آگے رکھا۔

CamScanner

Date:

Day:

اسلام دینِ امن، پیغمبرِ اسلام پیغمبرِ امن:

یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ جس مذہب سے انہیں جانا اور جس مذہب کی انہوں نے تعلیم دی اس کا لفظی معنی ہی "امن" ہے۔ لفظ اسلام اس مذہبی نظام کی بنیاد کو ظاہر کرتا ہے جو کہ امن ہے۔ حضرت محمدؐ کی تعلیمات ہر سطح اور ہر شعبے میں امن کی ضمانت دیتی ہیں۔ ایک مسلمان جب اسلام میں داخل ہوتا ہے تو وہ درحقیقت ایک محفوظ پناہ گاہ میں آجاتا ہے۔

ایک حدیث کے مطابق:

> اسلام امن ہے، خدا امن ہے اسی طرح امن ہی جنت کے باسیوں کا سلام ہوگا یعنی کہ جنت ہی امن کا گھر ہے۔

مذاہب کے درمیان امن:

اسلام واحد مذہب ہے جو تمام الہامی مذاہب کے اگلے والوں کو خدا کے پیغمبر تسلیم کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں پر لازم کرتا ہے کہ وہ سب پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ دیگر مذاہب میں ایسا حکم نہیں ملتا یعنی کہ۔

ایک عیسائی حضرت محمدؐ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا قرار دے سکتا ہے ایک یہودی حضرت عیسیٰؑ کو نبی ماننے سے انکار کر سکتا ہے لیکن اگر مسلمان ان میں سے کسی نبی کا انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

Date:

ایک مرتبہ ایک یہودی اور مسلمان میں بحث و تکرار ہوئی
دونوں نے اپنے اپنے نبی کی برتری پر زور دیا۔ مسلمان نے
ایسی بات کہی جس نے اس یہودی کے جذبات مجروح ہوئے وہ
آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اپنے صحابہ کو تنبیہ فرمائی اور
کہا: "موسیٰ پر مجھے برتری مت دو!" حالانکہ قرآن
میں اللہ پاک نے آپؐ کی تمام انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے
مگر باوجود آپؐ نے دوسروں کے جذبات کا خیال رکھا۔
یہ اسلام کی سب سے بڑی عملی کوشش ہے کہ مختلف مذاہب
کے ماننے والوں کے درمیان امن اور خیر سگالی کا ماحول
پیدا کرے۔

use more specific and self explanatory headings.

معاشرتی امن:

معاشرتی امن میں بھی آپؐ کی ذاتِ گرامی ایک
روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے جو دائمی امن و آشتی کی راہ
ہموار کرتی ہے۔ آپؐ کی تعلیمات اُن تمام لوگوں کے لیے
امن کی ضمانت فراہم کرتی ہیں جو آپ کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہوں۔
فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے مکہ پر فتح حاصل کی تو اپنے
بدترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیا آپؐ نے اعلان کیا:
"آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب
آزاد ہو" اس عفو و درگزر نے مکہ کے لوگوں
کے دلوں کو جیت لیا اور معاشرے میں امن کا
ماحول قائم ہوا۔
حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر جب سرداروں

کے درمیان لڑائی ہوئی تو آپؐ نے اپنی چادر بچھا کر اس پر حجر اسود کو رکھا اور چادر کا ہر کونا ایک ایک سردار کو پکڑا دیا جب حجر اسود کے مقام پر پہنچے تو آپؐ نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ لگا دیا اور لوگوں پر معاملہ لڑائی جھگڑے سے بچ کر امن سے حل ہوا۔

معاشی مسئلوں پر امن

معاشی انصاف کسی بھی معاشرے کی پہلی ترجیح ہونی چاہیے۔ معاشی مسئلوں کو بھی رسولؐ نے ایسے حل کر کے امن قائم کیا جسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اس معاملے میں آپؐ کی تعلیمات انسانوں کے لئے نہایت قیمتی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ آپؐ نے دولت اور غربت کے درمیان پائے جانے والے بڑے فرق کو ختم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جو معاشی امن کے قیام کیلئے ناگزیر تھے۔

اخوت کا نظام: ہجرت کے بعد جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو وہ معاشی طور پر کمزور تھے، حضرت محمدؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا نظام قائم کیا جس کے تحت انصار نے اپنا مال، گھر اور وسائل مہاجرین کے ساتھ بانٹے۔ جس سے یہ مسئلہ پرامن طریقے سے حل ہوا اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ ملا اور کسی بھی قسم کا تنازع یا معاشی حسد پیدا نہیں ہوا۔

بیت المال کا قیام: مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد حضرت محمدؐ نے بیت المال قائم کیا۔ اس کا مقصد معاشی وسائل کی منصفانہ تقسیم تھا۔ مثلاً غزوات سے حاصل ہونے والے مال کی غریبوں یتیموں میں منصفانہ تقسیم۔ ایک بار ایک شخص نے آپؐ سے زیادہ مال مانگا تو آپؐ نے اسے ضرورت سے زائد دینے کی بجائے خود کفالت کی ترغیب دی۔ اس سے معاشرے میں معاشی توازن قائم رہا اور لوگوں کے درمیان حسد یا تنازعات کے بجائے امن رہا۔
ان سب کے علاوہ آپؐ نے سود کو حرام قرار دیا، زکوٰۃ کا نظام قائم کیا تاکہ امیر اور غریب کے درمیان فرق ختم ہو۔

حکمران اور قوم کے درمیان امن

حکمرانوں اور عوام کے درمیان کشیدہ تعلقات بھی امن کو برباد کرنے کا ایک سبب ہیں۔ قومی امن کے قیام کے لیے رسولؐ کی تعلیمات ناگزیر ہیں۔ آپؐ نے سکھایا کہ حکمرانوں کے پاس جو اختیار ہے وہ ان کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ایک **قومی امانت** ہے جسے مکمل انصاف کے ساتھ ادا کرنا لازم ہے۔ حکومت کے معاملات لوگوں کے مشاورت سے چلائے جانے چاہئیں۔
غزوہ خندق میں جب مدینہ پر حملے کا خطرہ تھا تو آپؐ نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی کے مشورے پر خندق کھودنے کا فیصلہ کیا گیا جو کامیاب

Day: Date:

حکمت عملی ثابت ہوئی۔ اسی طرح آپؐ نے فیصلہ سازی
میں عوام کو شامل کر کے قومی سطح پر امن کو

غریبوں اور کمزور طبقات کی فلاح: آپؐ نے غریب
عوام میں کمزور طبقات کی فلاح کو ترجیح دی۔ بیت المال
میں حاصل ہونے والے سارے وسائل کو تقسیم کر کے اور خود سادہ
زندگی بسر کر کے تاکہ عوام کو یہ احساس ہو کہ حکمران
ان کے دکھ درد کو سمجھتا ہے۔ جو قومی امن کی بنیاد ہے۔

بین الاقوامی سطح پر امن

آپؐ نے بین الاقوامی تنازعات کو پرامن طریقے سے
حل کیا۔ آپؐ نے فرمایا اسلام جارحیت کو منع کرتا ہے لیکن
اگر لڑائی نہ کرنے کی صورت میں امن خطرے میں پڑ جائے تو قتال
کی اجازت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

> اگر مومنوں کے دو گروہوں میں لڑائی ہو تو
> ان کے درمیان صلح کروا دو اور اگر ایک
> گروہ زیادتی کرے تو اس سے لڑو یہاں
> تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے
> اور اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے درمیان
> انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور
> ہر معاملے میں عدل سے کام لو۔ بے شک
> اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے
>
> القرآن

try to add the arabic of quranic ayats.

CamScanner

Date:

رسول ﷺ نے اسی تعلیم پر اپنی (عملی) زندگی کی بنیاد رکھی اور
امن قائم کیا۔

صلح حدیبیہ: ایک تاریخی معاہدہ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے مکے کے
قریش کے ساتھ کیا۔ اس وقت قریش اور مسلمانوں کے
درمیان تناؤ عروج پر تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے جنگ کے بجائے مذاکرات
کو ترجیح دی اور اس معاہدے کے تحت دس سال جنگ بندی
پر اتفاق ہوا جس سے عرب کے دو بڑے گروہوں کے درمیان
امن قائم ہوا اور تجارت اور رابطوں کے مواقع بھی پیدا ہوئے۔

دعوت اسلام: آپ ﷺ نے دور کے بڑے سرداروں کو خطوط بھیجے
~~تاکہ~~ جن میں انہیں اسلام کی دعوت دی اور پُرامن
تعلقات کی دعوت دی۔ ان میں کچھ حکمرانوں نے دعوت
قبول کی جیسے کہ نجاشی نے اور حبشہ کے ساتھ پُرامن
تعلقات قائم ہوئے۔

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments....

حاصل کلام:

حضور پاک ﷺ کو اللہ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تھا۔
آپ ﷺ نے پُرامن طریقے سے لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔
جو انا وحی الرحمان بیان فرمائے ہیں۔

اللہ کے رسول امن پسند کامیاب تھے کیونکہ آپ ہمیشہ امن کے اصولوں کو ترجیح دیتے اور آپ کو رسول امن قرار دیا۔

08